

قال رسول الله ﷺ: من صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن قام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (صحیح بخاری) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل اور ثواب کی امید میں رمضان المبارک کا روزہ رکھے گا اور تراویح پڑھے گا، اسکے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

رمضان کی دواہم عبادتیں

روزہ

اور

تراویح

از

حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

شائع کردہ

ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل (کرناٹک)

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

| | | |
|----------|---|--|
| نام کتاب | : | رمضان کی دوا ہم عبادتیں |
| مؤلف | : | حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی مدظلہ العالی |
| کمپوزنگ | : | قاسمی کمپیوٹر، رضیۃ الأبرار، سلمان آباد، بھٹکل، کرناٹک، ہند |
| طبع اول | : | ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۰۱۰ء |
| تعداد | : | ایک ہزار (۱۰۰۰) |
| قیمت | : | |
| باہتمام | : | محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی |

ملنے کا پتہ:

مکتبہ شفیع، رضیۃ الأبرار، سلمان آباد، بھٹکل

Maktaba Shafi, Raziyatul Abrar, Salman Abad,

Bhatkal-581320, Mob- 9900794451

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين

وعلى اله وأصحابه أجمعين، أما بعد

رمضان المبارک کا مہینہ بڑا بابرکت، عبادت کرنے اور اپنے گناہوں کو مٹانے کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں گیارہ مہینہ کے مقابلہ میں اجر و ثواب میں اضافہ فرماتے ہیں، اور کتنے ہی گناہ گاروں کے لئے ان کی عبادت و ریاضت کے مطابق جنت کا فیصلہ بھی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے مسلمانوں! تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کر دیئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت و رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم) ارشاد نبوی ہے: جو سچے دل اور ثواب کی امید میں روزہ رکھے اور تراویح پڑھے، اللہ تعالیٰ اسکے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

مگر افسوس کہ اکثر مسلمان رمضان وغیر رمضان میں کوئی فرق نہیں کرتے، بلکہ رمضان المبارک میں دنیوی مصروفیات اور تجارت میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور تھکاوٹ کی وجہ سے روزہ و تراویح بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس لئے گذشتہ سال تراویح کی

اہمیت اور رکعات کے متعلق ایک مفصل کتاب لکھی گئی تھی۔ الحمد للہ اس کا فائدہ ہوا۔ اب چونکہ رمضان المبارک قریب ہے، اسلئے روزہ و تراویح کے متعلق مختصراً چند احکام و مسائل تحریر کئے جا رہے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو مفید بنائے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ اس مقدس مہینہ میں راقم کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

محمد شفیع علی قاسمی، بھٹکل

۱۵/رجب المرجب ۱۴۳۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میرے محترم بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصَّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اے مسلمانوں! تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کر دیئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں روزہ فرض کر دیئے گئے ہیں، اور یہ مہینہ تقویٰ پیدا کرنے کا مہینہ ہے۔ لہذا گیارہ مہینوں کے مقابلہ میں رمضان المبارک میں عبادت میں اضافہ ہونا چاہئے۔ پورے مہینہ کے روزہ رکھیں، تراویح، تلاوت، صدقات کا اہتمام ضرور کریں۔ بغیر محنت کے ثواب و جنت کا ملنا مشکل ہے اور گناہوں کے معافی کے وعدہ کا مستحق ہونا بھی مشکل ہے، اسلئے روزہ، تراویح و دیگر عبادتیں سنت کے مطابق ہی ادا کریں۔ مزید تفصیل اور دلائل کے لئے راقم کی کتاب ”تراویح سنت کے مطابق پڑھئے“ کا مطالعہ کریں۔ رمضان المبارک کے لئے دو عبادتیں مخصوص کی گئی ہیں۔

(۱) روزہ، فرض ہے۔ (۲) تراویح، سنت ہے۔

روزہ: جب رمضان المبارک کا چاند نظر آئے یا شعبان کے تیس (۳۰) دن مکمل ہو جائیں، تو ہر عقل والے، بالغ اور روزہ رکھنے کی طاقت رکھنے والے، مقیم مسلمان پر پورے مہینہ کا روزہ رکھنا فرض ہے، روزہ نہ رکھنے پر گناہ گار ہوگا اور آخرت میں

عذاب کا بھی مستحق ہوگا۔

مسائل چاند: (۱) اگر کوئی روزہ دار شروع رمضان میں کسی ایسے مقام پر پہنچے، جہاں رمضان شروع نہ ہوا ہو، تو اس کا روزہ نفل ہو جائیگا اور وہ اس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے گا۔ (۲) اگر کوئی شخص کسی ایسے علاقہ سے سفر کرے، جہاں رمضان نہ ہو، اور رمضان والے علاقہ میں پہنچے، تو وہ روزہ دار کی طرح رہے، اور اس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے۔ (۳) اگر کوئی روزہ دار ایسے علاقہ میں پہنچ جائے، جہاں پر عید ہو، تو وہ اس شہر والوں کے ساتھ عید منائے، اور انیس (۲۹) سے کم روزوں کی قضا کرے۔ (۴) اگر کوئی عید کر کے سفر کرے اور ایسے مقام پر پہنچے، جہاں پر رمضان ہو، تو وہ روزہ دار کی طرح رہے، اور اس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے اور عید منائے، اگرچہ اس کے روزے تیس (۳۰) سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ (۵) اگر چاند مشرقی علاقہ میں نظر آئے اور مغربی علاقہ میں نظر نہ آئے، تو مغربی علاقہ والے، مشرقی علاقہ والوں کی رویت کا اعتبار کریں۔ (فتح المعین)

روزے کے فرائض:۔ (۱) نیت کرنا، فرض روزہ کے لئے مغرب سے سحری تک نیت کرنا فرض ہے۔ فرض روزہ کی نیت میں تعین بھی لازم ہے۔ ہر دن، رات کوکل کے روزہ کی نیت کرے۔ نَوَيْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ أَدَاءِ فَرَضِ رَمَضَانَ هَذِهِ السَّنَةِ لِلَّهِ تَعَالَى۔ میں نیت کرتا ہوں اس سال کے رمضان کے فرض روزے کی

اللہ تعالیٰ کے لئے (۲) پیٹ اور دماغ میں کسی چیز ڈالنے سے بچنا۔ (۳) جماع اور منی نکالنے سے بچنا۔ (۴) عمد یعنی جان بوجھ کرتے کرنے سے بچنا۔

روزہ توڑنے والی چیزیں:- (۱) جان بوجھ کر کھانا پینا، بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ پینا۔ کان، ناک اور شرمگاہ میں کسی چیز کا ڈالنا۔ (کان میں پانی چلے جانے سے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ باطل نہیں ہوگا، البتہ دوا ڈالنے سے باطل ہوگا۔) (۲) جان بوجھ کرتے کرنا۔ (۳) حیض و نفاس کا شروع ہونا۔ (۴) جماع کرنا اور منی نکالنا۔

(۵) پاگل ہونا، دن بھر بے ہوشی اور نشہ کی حالت میں رہنا۔ (۶) مرتد ہونا یعنی اسلام سے نکل جانا۔

روزے کی سنتیں:- (۱) سحری یعنی آخر رات میں کھانا (وقت کے بعد کھانے سے روزہ نہیں ہوگا) (۲) فرض غسل کی ضرورت ہو تو سحری سے پہلے غسل کرنا۔ (۳) تلاوت، ذکر، صدقات زیادہ کرنا۔ (۴) سورج غروب ہوتے ہی افطار کرنا۔ (۵) کھجور یا پانی سے افطار کرنا۔ (۶) افطار کے وقت دعا مانگنا۔ (۶) روزہ افطار کر تے وقت یہ دعا پڑھنا۔ ”اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ، ذُحْبَ الظَّمَاءِ وَابْتَلَيْتَ الْعُرُوقَ، وَتَبَّتْ أَلْجُرْ أَنْشَاءَ اللَّهِ. (ابوداؤد) دوسرے کے گھر میں افطار کرے تو یہ دعا پڑھے۔ افْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْآبِرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ. (الأذکار للنووی، ص ۲۲۰) (۷) روزہ دار کے لئے افطاری کا انتظام کرنا۔

روزے کے مکروہات: (۱) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، لڑائی، جھگڑا کرنا (۲) خوشبو کا استعمال کرنا (فتح المعین) (۳) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھنا (ظالم شوہر

کے لئے چک کر تھوک دینا جائز ہے) (۴) ٹوتھ پیسٹ Tooth paste یا منجن کا استعمال کرنا۔ (۵) زوال کے بعد مسواک کرنا (امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے) (۶) کلی، غرغره، ناک میں پانی لینے میں زیادتی کرنا۔ (۷) شہوت سے معانقہ کرنا، بوسہ دینا یا شہوت کے کسی عمل کو کرنا۔ (اگر انزال کا خوف ہو تو بوسہ لینا یا شہوت کے کسی عمل کو انجام دینا حرام ہے)۔ (۸) بلا ضرورت سرمہ، کا جل لگانا۔ (۹) سارا دن سونا (۱۰) عبادت کو چھوڑ کر کھیل کود اور ٹی وی میں مشغول ہونا۔ (۱۱) خون نکالنا۔

(۱۲) بلا ضرورت تیرنا۔ (کان وغیرہ میں پانی چلا جائے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا)۔ شدید بیماری کی صورت میں انجکشن اور گلوکوز لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ مندرجہ ذیل صورت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

(۱) سخت بیماری یا روزہ رکھنے کی بنا پر مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو۔ (۲) مسافر کے لئے۔ جو شخص اڑتالیس (۲۸) میل ہاشمی کے سفر کا ارادہ رکھتا ہو، اس کے لئے روزہ نہ رکھنا اور چار رکعات والی نماز کو دو رکعات پڑھنا جائز ہے۔ ایک میل ہاشمی کی مسافت امام رافعیؒ نے بارہ ہزار 12000 قدم لکھا ہے اور ایک قدم (Foot) بارہ انچ کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے 48 میل ہاشمی، 175 کلومیٹر ہوتے ہیں، نیز امام

نوویٰ نے ایک میل ہاشمی چھ ہزار 6000 ذراع لکھا ہے اور ایک ذراع چوبیس انگلیوں (چوبیس انچ) کا لکھا ہے۔ ایک ذراع چوبیس انچ کے حساب سے 48 میل ہاشمی 175 کلومیٹر ہی ہونگے۔ لہذا اس سے کم کی مسافت میں نماز میں قصر کرنا اور روزہ کا ترک کرنا صحیح نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

قضاء و فدیہ کے احکام:- مریض، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جب اپنی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو جتنے روزہ چھوٹ گئے ہوں تو اتنے ہی روزہ قضا کریں۔ (۲) اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اپنے بچہ کی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے، تو ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے، اور عذر دور ہو جانے کے بعد اتنے روزہ قضا رکھے۔ (امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اپنی تکلیف یا بچہ کی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو صرف قضا لازم ہے اور فدیہ واجب نہیں ہے)۔ (۳) ایسا مریض یا بڑھا جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا ہو، تو وہ روزہ نہ رکھے، اور ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے۔ فدیہ کی مقدار شوافع کے نزدیک ایک مُد اناج 600 گرام تقریباً ہوتی ہے اور احناف کے نزدیک صدقہ فطر کے برا بر نصف صاع گیہوں تقریباً پاونے دو (1.750) کلوگرام یا اس کی قیمت ہوتی ہے۔

فطرہ: رمضان المبارک کے ختم پر بطور کفارہ صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع اناج ادا کیا جائے گا۔ ایک صاع کی مقدار تقریباً دونوں

ہتھیلیاں ملا کر چار بڑی ہتھیلیوں کی مقدار ہوتی ہے۔ کلوگرام کے حساب سے بعض علماء کی تحقیق کے مطابق ۲ کلو ۱۰۰ گرام ہوتا ہے۔ احتیاطاً دو کلو چار سو (2.400) کلوگرام ادا کرے۔ احناف کے نزدیک نصف صاع گہوں یا اس کی قیمت ادا کی جائیگی۔ نصف صاع گہوں تقریباً پاونے دو (1.750) کلوگرام ہوتا ہے۔

تراویح: تراویح رمضان المبارک کی مستقل عبادت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح کی تاکید فرماتے تھے، فرض ہونے کے خدشہ سے حکم نہیں فرماتے تھے، اور ارشاد فرماتے تھے، جو شخص رمضان المبارک میں سچے دل اور ثواب کی امید میں تراویح پڑھیگا، اسکے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزہ کو فرض کیا ہے اور تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان بیہقی) (۲) اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان المبارک کے روزے کو فرض کیا ہے اور میں نے رمضان المبارک کے قیام (تراویح) کو سنت قرار دیا ہے۔

(سنن نسائی)

رکعات تراویح

جمہور علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ بعض لوگ بیس (۲۰) رکعات تراویح کے سنت ہونے، اور اس پر اجماع کا انکار کرتے ہیں، اور تہجد کے باب کی احادیث اور عبارتوں سے آٹھ

یہی بہتر ہے، تو انہوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔ (إسناده حسن، المختارة للضیاء المقدسی ۱۱۶۱)

(۲) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینے میں حضرات صحابہ و تابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے اور وہ سو سو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شدت قیام یعنی طول قیام کی وجہ سے اپنی لاکھوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔

(الصیام للفریابی مخرج ۱۷۶، وسنن بیہقی ۲۸۰۱، متفق علی صحته)

(۳) حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک میں تیس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھتے تھے۔ (موطا امام مالک ۲۵۲، إسناده مرسل قوی، آثار السنن ۵۵/۶)

(۴) امام شافعی رضی اللہ عنہ (۲۰۴ھ) لکھتے ہیں: ”میں نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو (۲۰+۱۶) اثنالیس رکعات پڑھتے دیکھا، لیکن میرے نزدیک بیس (۲۰) رکعات ہی پسندیدہ عمل ہے، اسلئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے، اور ہمارے زمانہ میں مکہ مکرمہ میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھی جاتی ہے۔“ (الام ۱۶۷/۱)

(۵) علامہ ابن عبدالبر مالکی رضی اللہ عنہ (۳۶۳ھ) لکھتے ہیں۔ ”صحیح بات یہ ہے کہ تراویح

مع و تراکیس (۲۱) یا تیس (۲۳) رکعات ہے، واللہ اعلم، اور یہی تمام علماء کا قول ہے یعنی احناف، شوافع اور اکثر فقہاء کا قول ہے اور یہی بیس (۲۰) رکعات کا عمل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

(الإستذکار ۲/۵۴)

(۶) علامہ البرکات نسفی حنفی[ؒ] (م ۱۰۷۰ھ) لکھتے ہیں: ”رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت ہے۔“ (کنز الدقائق، ص ۳۶)

(۷) علامہ ابواسحاق شیرازی شافعی[ؒ] لکھتے ہیں۔ ”تراویح کی نماز بیس (۲۰) رکعات ہے۔ (المہذب)

(۸) فقہ ملکی کی کتاب میں لکھا ہے۔ ”تراویح یعنی قیام رمضان کی رکعتیں بیس (۲۰) ہیں، تین وتر کے علاوہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں چھتیس ۳۶ رکعات پڑھی جاتی تھی، پھر سلف و خلف کا عمل بیس (۲۰) ہی رکعات پر ہوا۔ (فقہ العبادات علی المذہب المالکی ۱/۱۹۵)

(۹) علامہ مجدد الدین ابن تیمیہ حنبلی[ؒ] لکھتے ہیں۔ ”تراویح یعنی قیام رمضان کی رکعتیں بیس (۲۰) ہیں، دس سلاموں کے ساتھ۔ (المحور فی الفقہ ۱/۹۰)

(۱۰) علامہ سبکی شافعی[ؒ] لکھتے ہیں۔ ہمارے (شوافع) کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات ہے۔ (المصابیح للسیوطی)

(۱۱) علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی[ؒ] لکھتے ہیں۔ ”روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان المبارک کی ایک رات صحابہ کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی، دوسری رات بھی صحابہ جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔ اور جب تیسری رات صحابہ کرام ﷺ کی کثیر تعداد مسجد میں جمع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کر دی جائے اور تم نہ سکو۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بغیر ذکر رکعات کے منقول ہے، اور وہ بالاتفاق صحیح ہے، دوسری روایت میں خَشِیْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَیْكُمْ صَلَاةُ اللَّیْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا كَالْفَاظِ هِیْ اَوْرُبْخَارِیْ كِی رَوَایْتِ مِیْنُ فُتُوْفِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ كِی بَهِی الْفَاظِ هِیْ، اَوْر رَكَعَاتِ كِی مَتَعَلَقِ جُو حَدِیْثِ ابْنِ حَبَانَ نِیْ حَضْرَتِ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِیْ نَقْلِ كِی هِیْ كِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِیْكَ رَاتِ آثُرْ رَكَعَاتِ اَوْر وَتَرْ پُرْ هَائِیْ۔ یِیْ حَدِیْثِ اِمَامِ رَافِعِیْ كِی نَقْلِ كِرْدِه (بِیْسِ رَكَعَاتِ وَالِی) حَدِیْثِ كِی خَلَاْفِ هِیْ مَكْرَبِیْسِ (۲۰) رَكَعَاتِ كَا ذَكْرِ دَوْسَرِیْ حَدِیْثِ مِیْنُ بَهِی آیَا هِیْ جِسْ كُو اِمَامِ بَیْهَتِیْ نِیْ نَقْلِ كِیَا هِیْ كِی حَضْرَتِ عَمْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَرَمَاتِیْ هِیْ كِی نَبِیْ كَرِیْمِ ﷺ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كِی مَهِیْنَهْ مِیْنُ الْاِنْفِرَادِیْ بَهِی بِیْسِ (۲۰) رَكَعَاتِ اَوْر وَتَرْ پُرْ هَتِیْ تَحِیْ۔ شِیْخِ سَلِیْمِ رَاذِیْ اِنْبِیْ كِتَابِ تَرْغِیْبِ مِیْنُ تِیْنِ (۳) رَكَعَاتِ وَتَرْ نَقْلِ كِیَا هِیْ۔ اِمَامِ بَیْهَتِیْ نِیْ اَكْرُچِ اِسْ حَدِیْثِ كِی رَاوِیْ الْبُو شِیْبَهْ اِبْرَاهِیْمِ بِنِ عَمْرَانَ كُو مَتَفَرِدًا وَرَضِیْفِیْ كِیَا هِیْ لِكِنِ بِیْسِ (۲۰) رَكَعَاتِ كِی تَا سِیْدِ مِیْنُ مَوْطَا، وَابْنِ ابِی شِیْبَهْ اَوْر بَیْهَتِیْ مِیْنُ رَوَایَاتِ مَوْجُوْدِ

ہیں جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح پڑھانے کے لئے جب مامور کیا تو وہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ (تلخیص الحبیر ۲/۵۳)

(۱۲) علامہ ابن حجر ہیتمی کی شافعی لکھتے ہیں۔ ”بیس (۲۰) رکعات تراویح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل حدیث ضعیف سے ثابت ہے، لیکن صحابہ کے اجماع سے بیس (۲۰) رکعات ہی کا تعین ہوا۔ (المنہاج القویم ۱/۲۸۱)

(۱۳) علامہ خطیب شربنی شافعی لکھتے ہیں۔ تراویح کی نماز رمضان المبارک کی ہر رات بیس (۲۰) رکعات، دس سلاموں کے ساتھ پڑھی جائیگی، اسلئے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں حضرات صحابہ و تابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ (مغنی المحتاج ۳/۱۵۸)

(۱۴) شیخ وہبہ الزحلی لکھتے ہیں۔ ”صلاة التراويح یعنی قیام رمضان کی رکعتیں بیس (۲۰) ہیں اور یہ سنت موکدہ ہیں۔ سب سے پہلے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔“ (الفقه الإسلامی ۲/۷۲)

(۱۵) علامہ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔ ”رکعات تراویح کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مختلف روایتیں منقول ہیں، مگر اجماع بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پر ہوا، اور اسی پر امت کا عمل ہے۔ (فیض الباری ۴/۳۳۶)

(رکعات تراویح کی تفصیل و دلائل کے لئے راقم کی کتاب ”تراویح سنت کے مطابق پڑھئے“ کا مطالعہ کیجئے)

طریقہ تراویح

تراویح خوشی کے ساتھ، دل سے، ثواب کی امید میں، سنت کے مطابق، فرض نماز ہی کی طرح پڑھے۔ جلدی جلدی، سستی کے ساتھ تراویح پڑھنے سے، ثواب میں کمی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ ناراض بھی ہوتے ہیں۔ ایک مہینہ اللہ کو راضی کرنے کے لئے اور جنت کو حاصل کرنے کے لئے، تکلیف برداشت کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ ذیل میں تراویح کی ترتیب و احکام لکھے جاتے ہیں۔ (۱) ہر دو رکعات کی نیت کرے۔ (۲) اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر باندھے۔ (۳) شافعی حضرات وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ پڑھیں۔ (صحیح مسلم) حنفی حضرات سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھیں۔ (ابوداؤد) (۴) اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے۔ (مصنف عبدالرزاق ۲۵۸۹) (۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے مکمل سورہ فاتحہ پڑھے۔ (۶) پھر قرآن پڑھے۔ (۷) رکوع کرے اور اس

میں کم از کم تین ۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ (وَبِحَمْدِهِ) پڑھے۔ (ترمذی و ابوداؤد) (۸) رکوع سے اٹھ کر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ..... پڑھے۔ (۹) سجدہ کرے اور اس میں کم از کم تین ۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (وَبِحَمْدِهِ) پڑھے۔ (ترمذی ابوداؤد) (۱۰) سجدہ سے اٹھے، اطمینان سے بیٹھ کر رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَعَافِنِي، وَاجْرِنِي، وَارْفَعْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي پڑھے۔ (۱۱) پھر دوسرا سجدہ کرے اور سجدے میں تین ۳ مرتبہ تسبیح پڑھے۔ (۱۲) سجدہ سے اٹھ کر تشہد میں بیٹھے اور التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَالْمَغْرَمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

پڑھے۔ (تشہد میں انگلی ایک بار اٹھائے، ہلاتے نہ رہے۔) (ابوداؤد)

(۱۳) سلام پھیرے۔ (۱۴) دوسری رکعات میں دعاء افتتاح (وَجْهَتْ ر

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ) نہ پڑھے، اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ سے پوری رکعت

اسی طرح ادا کرے۔ (۱۵) اسی طرح بیس (۲۰) رکعات ادا کرے۔

بعض لوگ فرض نماز اور تراویح کی نماز میں فرق سمجھتے ہیں۔ جلدی اور سستی کے

خاطر بعض اذکار پڑھتے نہیں یا کم پڑھتے ہیں۔ اس سے اللہ ناخوش ہوتا ہے،

اور شیطان خوش ہوتا ہے۔

ترویجہ: ہر چار رکعات کو ایک ترویجہ کہتے ہیں۔ تراویح میں ہر چار رکعات کے

بعد بقدر چار رکعات بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے۔ علماء و فقہاء نے لکھا ہے کہ ہر

چار رکعات کے بعد بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعِظْمَةِ ، وَالْقُدْرَةِ ، وَالْكِبْرِيَاءِ ، وَالْجَبْرُوتِ ،

سُبْحَانَ ذِي الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ ، سُبُوْحُ قُدُّسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ

الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ ،

وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ . يَا سُبْحَانَ اللَّهِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ يَا كُوْنِي

دعا پڑھے۔ اسلئے کہ صحابہ کرام ﷺ مکہ میں تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد طواف

کیا کرتے تھے، اور مدینہ میں ہر چار رکعات کے بعد چار رکعات نفل پڑھا کرتے

تھے۔ تراویح و نماز کی تفصیل و دلائل کے لئے راقم کی کتاب ”تراویح سنت کے

مطابق پڑھئے“ کا مطالعہ کیجئے۔

افطار سے پہلے کثرت سے یہ دعا پڑھے: يَا وَاسِعَ الْفَضْلِ اغْفِرْ لِي اور
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي
 افطار کے وقت کی دعا: اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ، ذَا
 هَبَ الظَّمَاً وَابْتَلَّتِ العُرُوفُ، وَثَبَّتَ الأَجْرُ انْشَاءً اللهُ تعالیٰ!

کسی کے یہاں افطار کرے، تو یہ دعا پڑھے: أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ، وَ
 أَكَلَ طَعَامَكُمْ الأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ المَلَائِكَةُ.

تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ ذِي المَلِكِ
 وَالمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي العِزَّةِ وَالعِظَمَةِ، وَالقُدْرَةِ، وَالكِبْرِيَاءِ،
 وَالجَبْرُوتِ، سُبْحَانَ ذِي الحَيِّ الَّذِي لا يَنَامُ وَلا يَمُوتُ، سُبُوحٌ
 قُدُّسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ المَلآئِكَةِ وَالرُّوحِ، لا إِلَهَ إِلا اللهُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ،
 وَنَسْأَلُكَ الجَنَّةَ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ.

نماز وتر کے بعد یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ المَلِكِ القُدُّوسِ، سُبْحَانَ
 المَلِكِ القُدُّوسِ، سُبْحَانَ المَلِكِ القُدُّوسِ، رَبُّ المَلَائِكَةِ
 وَالرُّوحِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ
 عِقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا
 أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ

رمضان المبارک میں کثرت سے پڑھے: لا إِلَهَ إِلا اللهُ، اسْتَغْفِرُ اللهُ،
 اسْأَلُكَ الجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ.

رمضان کے آخری عشرہ میں کثرت سے پڑھے: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ العَفْوَ
 فَاعْفُ عَنِّي